الجامعة البنورية العالمية

متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

دار الافتاء والقضاء

ای میل: darulifta@gmail.com ویب سائٹ: www.jamiabinoria.net فون: 2560300-2560400 فیکس: 2564586

MODE: **Regular**

Name	:	**mohammad amin qassim**	Serial No	:	**16200**
Address	:	**karachi - pakistan**	Date	:	**6/5/2013**
Subject	:	**JAIZ-NAJAIZ**	Contact No:		
Writer	:	محمد وقار	Email	:	

Save/Print

agar talak ho janey ke bad bachey maa ke pass hain or bachoo ka baap bachoo ke koy expensis nai dey rha or demand karta hai key bachoo se merey mulakat karwaoo talak honey ke waja baap ka la parwaiey or bachey jesa demag hona or koy ya kissey kissam ke responsibility na uthana hai or woh khud bhi ye chata hai key bachey maa ke pass rahien bachoo ke maa apney sabka husband per bhroosha nai hai or maa chatiey hai bachoo ko na milaya jaye. hamara mazhab kya kheta hai ies mai allah ka kya hoqum hai zara tafsil say jawab required hai. zazakallaha khair

اگر طلاق ہو جائے کے بعد بچے ماں کے پاس ہیں اور بچوں کا باپ انہیں کوئی خرچہ نہیں دے رہا اور مطالبہ کرتا ہے کہ بچوں سے میری ملاقات کرواؤ، طلاق ہونے کی وجہ باپ کی لاپرواہی اور بچے جیسا دماغ ہونا اور کسی قسم کی ذمہ داری نہ اٹھانا ہے اور وہ خود بھی یہ چاہتا ہے کہ بچے ماں کے پاس ہی رہیں۔ بچوں کی ماں کو سابقہ شوہر پر کوئی بھروسہ نہیں اور ماں چاہتی ہے کہ بچوں کو ان سے نہ ملوایا جائے۔ اس بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

طلاق اور علیحدگی کے بعد لڑکے کی سات سال عمر ہونے اور لڑکی کے بالغ ہونے تک پرورش کی زیادہ حقدار ان بچوں کی ماں ہے اور اس دوران بچوں پر آنے والے تمام تر اخراجات بچوں کے والد کے ذمّہ ہونگے۔ والد کا اس ذمّہ داری سے غفلت اور لاپرواہی والا معاملہ کرنا جائز نہیں ہے۔ اس پر لازم ہے کہ اپنی ذمّہ داری کو پورا کرے، مگر والد کو بچوں سے ملنے نہ دینا قطعاً ناجائز اور قطع رحمی ہے جس سے احتراز لازم ہے۔

فی الدر: (وتجب) النفقة بأنواعها
علی الحر (لطفله) یعم الانثی والجمع (الفقیر) اھ
وفی الرد تحت هذا: ای اذا لم یبلغ حد
الکسب اھ (۳/ ۶۱۲) واللہ اعلم بالصواب

محمد وقار
دار الافتاء جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی
۱۴۳۵/۴/۲۶ھ

الجواب صحیح
دار الافتاء جامعہ بنوریہ
۱۴۳۵/۴/۲۹ھ
(مہر: رئیس دار الافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ)

الجواب صحیح
بندہ نادر جان
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۱۴۳۵/۴/۲۸ھ

(مہر: دار الافتاء — ۱۶۲۰۰ — ۱۴۳۵/۵/۱)

4/3/14